بیرسٹر ظفر اللہ خان

اسلام اور مغرب

ذیل کا مضمون اپنے اندر دلائل کا انبار لئے ہوئے ہے۔ صاحب مضمون نے مغربی معاشرے کے تقابل میں مسلم ممالک میں عورت کی حکمرانی کی مثالیں بھی دی ہیں۔ یہ مسلمانوں کا ذاتی فعل ہے اسلام میں اس کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اور نہ ہی عہد نبوی اور عہد صحابہ میں اس کی کوئی مثال ہے۔ تاہم صاحبِ مضمون نے مغربی دانشوروں اور مغرب سے متاثرہ مستغربین کو جو آئینہ دکھایا ہے وہ ناقابل تردید ہے۔ (مدیر)

اہل مغرب اپنی سیکولر روشن خیال اور جمہوری سوسائٹیوں کے مقابلے میں اسلامی سوسائٹیوں کو پس ماندہ اور غیر انسانی سمجھتے ہیں۔ یہ خیال زیادہ تر غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اسلام صرف ایک مذہب نہیں بلکہ ایک تہذیب ہے اور رحم دل تہذیب ہے۔ٹ یہ صحیح ہے کہ بعض پہلوؤں سے اسلامی سوسائٹیاں مغربی سوسائٹیوں سے چند دہائیاں پیچھے ہیں لیکن ترقی کی جو شاہراہ مغرب نے اختیار کی ہے وہ بھی سارے انسانی مسائل کا حل نہیں پیش کر سکی۔ اصل سوال یہ ہے کہ ایسا کون سا راستہ ہے جو بدترین نتائج کے بغیر عام انسان کو اعلیٰ زندگی دے؟ اس ضمن میں اسلامی اقدار پر سنجیدہ توجہ کی ضرورت ہے۔

مغربی معاشرہ میں بھی اقدار مستقل نہیں ہیں بلکہ بہت تیزی سے بدل رہی ہیں۔ جنگ عظیم دوم سے پہلے شادی سے قبل جنسی تعلقات سخت ناپسندیدہ تھے۔ بعض اوقات تو اس کی قانونی ممانعت تھی جب کہ اب یہ عام ہیں۔ مثال کے طور پر

(۱) ۱۹۶۰ء سے پہلے ہم جنس پرستی غیر قانونی تھی۔ اب اس کی اجازت ہے

(۲) یورپ میں سزائے موت ختم کر دی گئی ہے جب کہ امریکہ میں اس کا دائرہ وسیع تر ہو رہا ہے۔ لیکن جلد ہی امریکہ میں بھی اسے حقوق انسانی کے خلاف قرار دیدیا جائے گا۔

عورتوں کے حقوق:

مغرب اسلام کو عورتوں کے ضمن میں پسماندہ سمجھتا ہے حقیقت بھی ہے کہ بعض اوقات اسلامی اقدار کی غلط تفہیم مسائل پیدا کر رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے بہت سے حقوق عورتوں کو مغرب سے پہلے دیئے ہیں۔ مثال کے طور پر

(۱) برطانیہ میں عورتوں کو جائیداد رکھنے کا حق ۱۸۷۰ء میں ملا ہے جب کہ اسلام میں عورتیں چودہ سو سال سے یہ حق استعمال کر رہی ہیں۔

(۲) مغرب میں چند دہائیاں قبل تک ساری جائیداد بڑے بیٹے کو ملتی تھی جب کہ اسلام اسے چودہ سو سال سے ناجائز قرار دے چکا ہے۔

(۳) فرانس اور سوئٹزرلینڈ نے عورتوں کو قومی الیکشن میں ووٹ کا حق بالترتیب ۱۹۴۴ء اور ۱۹۷۱ء میں دیا ہے۔ جب کہ افغانستان، ایران، عراق اور پاکستان میں مسلمان عورتیں ۵۰ سال سے یہ حق استعمال کر رہی ہیں۔

(۴) مزید براں مغرب کی سب سے زیادہ مضبوط قوم امریکہ میں آج تک کوئی عورت صدر نہیں بن سکی۔ جب کہ تین مسلمان ممالک (پاکستان، بنگلہ دیش اور ترکی) میں مسلم خواتین وزیراعظم رہ چکی ہیں۔ بنگلہ دیش میں آج بھی مسلم خاتون وزیراعظم ہے۔

سنسر شپ:

مسلم ممالک کو سنسر شپ پر بہت مطعون کیا جاتا ہے۔ سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" کے بارے میں مسلمان ممالک کے رویہ پر اہل مغرب نے بہت برہمی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اگر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مغربی ممالک میں بھی وسیع پیمانے پر سنسر شپ پائی جاتی ہے مگر اس کا طریق کار مختلف ہے۔

(۱) مغربی ممالک جوں جوں سیکولر ہوئے ہیں توں توں انہوں نے پاکیزگی کے نئے بت بنا لئے ہیں۔ بیسویں صدی کے آخر میں ان کے نزدیک فن کی آزادی مذہب سے زیادہ پاکیزہ قرار پائی ہے۔ جب کہ مسلمان اس کتاب کو فن کی آزادی سے زیادہ مذہب کی توہین بلکہ گالیوں کا پلندہ سمجھتے ہیں۔ جس میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی پاکیزہ بیویوں کے خلاف سخت نازیبا زبان استعمال کی گئی ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں کہ رشدی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلام کے اعلیٰ ترین افراد کے بارے میں اتنے گندے اور فحش الفاظ استعمال کرے۔

(۲) مسلمان سمجھتے ہیں کہ گالی اور فن میں فرق ہوتا ہے۔

(۳) یہ کتاب مسلم ممالک میں فسادات کے خوف سے سنسر کی گئی۔ حکومت انڈیا نے اس کتاب پر پابندی لگاتے ہوئے یہ جواز دیا کہ یہ کتاب مذہبی جذبات بھڑکائے گی۔

(۴) برطانوی ناشر نے اس انتباہ کے باوجود یہ کتاب چھاپی جس کے نتیجے میں ممبئی، اسلام آباد اور کراچی میں بلوہ ہوا جس میں ۱۵ سے زیادہ افراد مارے گئے۔ جب کہ مغربی ممالک میں یہ بات عام ہے کہ فسادات کے خوف کی وجہ سے کتابیں نہیں چھاپی جاتیں۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس نے Anastasia Karakasidou کی کتاب Fields of wheat, River and Blood جو یونان کے علاقے میکڈونیا کے باشندوں کے بارے میں تھی۔ یہ کہہ کر نہیں چھاپی کہ اس سے یونان میں کمپنی کے ملازمین کی جان کو خطرہ ہوگا۔ اگر برطانوی ناشر جنوبی ایشیا کے ۱۵ مرنے والوں کا خیال رکھتا جیسا کہ اسے آزادی اظہار کا خیال ہے تو وہ یہ کتاب نہ چھاپتا۔

(۵) مغربی ممالک میں بھی سنسر شپ اتنی ہے جتنی کہ مسلم ممالک میں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ٹارگٹ، وسائل اور طریقہ کار مختلف ہے۔ مسلم ممالک کا طریقہ کھردرا ہے۔ جب کہ مغربی ممالک کا طریقہ زیادہ Polished ہے۔ مغربی ممالک میں سنسر شپ کو مالی وسائل پریشر گروپس، ایڈیٹرز، پبلشرز کی معرفت کنٹرول کیا جاتا ہے۔

(۶) امریکہ میں سنسر شپ آئین اور قانون کی بجائے غیر حکومتی سطح پر کیا جاتا ہے۔ یہودیوں کے بارے میں "ریمارکس" ٹی وی ریڈیو وغیرہ کے پروگراموں میں مصنفین کی اجازت کے بغیر خارج کر دیے جاتے ہیں۔ کارل برنسٹن، باورڈالیٹ، ایرکاجونگ اور پیٹر ماس جیسے معتبر مصنفین اس طرح کے سنسر شپ کے خلاف آواز بلند کر چکے ہیں۔

(۷) امریکہ کی مشہور ویسٹ ویو پریس نے جناب علی مزوری کی کتاب Cultural Forces in World Palitics کے وہ تین باب چھاپنے سے انکار کر دیا جن میں انہوں نے "شیطانی آیات" (رشدی کی کتاب) کو ثقافتی بغاوت، فلسطینی انتفادہ کو ٹیانامن سکوائر میں ۱۹۸۹ء میں طالب علموں کی بغاوت اور جنوبی افریقہ کی نسل پرستی پالیسی Aparthied کو Zoinism سے تشبیہ دی تھی۔

(۸) اب بھی مغرب میں کسی ایسے آدمی کے لئے جو مارکسزم کو پسند کرتا ہو یا اسرائیل کو تنقید کا نشانہ بناتا ہو ملازمت (تعلیمی اداروں اور میڈیا وغیرہ میں) حاصل کرنا مشکل ہے۔

(۹) ٹی وی اور اخبارات پر بھی ایک خاص طرح کے پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ جب کہ مسلمانوں کا نقطۂ نظر پیش نہیں کیا جاتا۔

اقلیتوں سے سلوک:۔

مغربی ممالک اپنی سیکولر فکر کو ترقی کا راز سمجھتے ہیں اور مسلم ممالک کی مذہبیت کو مسائل کی جڑ سمجھتے ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ مذہب اور ریاست کی تقسیم میں مغرب اور مسلم ممالک میں کتنا فرق ہے۔؟

(۱) مغرب نے سیکولرازم کے ذریعے اقلیتی مذاہب کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوئے جرمنی کا Holocaust اس کی بدترین مثال ہے۔ اب بھی مشرقی جرمنی میں یہودیت کے خلاف اور فرانس میں اسلام کے خلاف شدید جذبات پائے جاتے ہیں۔

(۲) امریکہ میں ۲۰۰ سال سے مذہب اور ریاست کی تقسیم ہے لیکن پوری تاریخ میں صرف ایک غیر پروٹسٹنٹ (کینیڈی) صدر بن سکا ہے۔

(۳) یہودی امریکہ میں بہت زیادہ اثر و رسوخ رکھتے ہیں لیکن صدارت کے لئے انہوں نے بھی کبھی کوشش نہیں کی۔

(۴) کیا امریکہ میں کسی مسلمان کا صدر بننا ممکن ہے؟ یہاں تک کہ وہ وزیر بھی نہیں بن سکتا۔ پچھلے سال جب

وائٹ ہاؤس میں عید پر مسلمانوں کو کھانا کھلایا گیا تو وال سٹریٹ جرنل نے اس پر شدید تنقید کی۔

(۵) برطانیہ فرانس اور جرمنی میں بھی مسلمان خاصی تعداد میں ہیں۔ لیکن تاریخ اب تک اس بات کا انتظار کر رہی ہے کہ کوئی مسلمان وزیر بنے۔

(۶) اسلام نے ہمیشہ اقلیتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو اہل کتاب کی حیثیت سے بہت حقوق حاصل ہیں۔ مسلم سپین میں یہودی اہل علم بہت اہم عہدوں پر فائز تھے۔

(۷) ترکوں کے زمانے میں بھی غیر مسلموں نے بہت اہم مقامات حاصل کئے۔ سلیمان (۱۵۶۶-۱۵۲۰ء) اور سلیم (۱۷۸۹-۱۸۰۷) کی کابینہ میں عیسائی وزیر تھے۔ مغل بادشاہ اکبر کے ہاں ہندو وزیر تھے۔

(۸) اب بھی عراق کے نائب وزیر اعظم جناب طارق عزیز عیسائی ہیں۔ بطروس غالی کبھی بھی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نہ بن سکتے اگر وہ مصر میں وزیر خارجہ نہ رہے ہوتے۔ پاکستان میں ہمیشہ ایک اقلیتی وزیر ہوتا ہے۔ مغربی افریقہ کی ۹۵ فیصد مسلم آبادی والی ریاست سینیگال میں ایک عیسائی بیس سال (۱۹۶۰ء-۸۰) صدر مملکت رہے ہیں جناب لیوپولڈ سیدر سینغور کو کبھی بھی عیسائیت کی وجہ سے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اب وہاں مسلمان عبدو دیوف صدر ہیں۔ مگر ان کی اہلیہ عیسائی ہیں۔ کیا امریکہ میں کسی صدر کی بیوی مسلمان ہو سکتی ہے؟ اگر کوئی امریکی صدارتی امیدوار ٹی وی پر تسلیم کر لے کہ اس کی بیوی مسلمان ہے کیا وہ پھر بھی الیکشن میں رہ سکے گا؟

ظلم اور پستی:۔

کسی کلچر کو جانچنے کے لئے ہم جہاں یہ دیکھتے ہیں کہ اس نے کیا شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ وہاں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اس نے ظلم و سفاکی کو کس حد تک روا رکھا ہے۔

(۱) ہم یہ مانتے ہیں کہ بیسویں صدی میں اسلام نے جمہوری قوتوں کو جنم نہیں دیا۔ لیکن دوسری طرف مغربی عیسائی کلچر نے نازی ازم فاشزم اور کمیونزم کو جنم دیا ہے۔ شام اور عراق میں زیادتیاں ہوئی ہیں لیکن وہاں بھی فاشزم ریاستی نظام نہیں بن سکا۔ البانیہ کے علاوہ کمیونزم کسی بھی مسلم ملک میں فروغ نہیں پا سکا۔

(۲) مسلمان ممالک کو جہاں جمہوریت نہ لانے پر طعن کا نشانہ بنایا جاتا ہے وہاں ان کی تعریف نہیں کی جاتی کہ انہوں نے کس طرح اپنے آپ کو غیر معمولی برائیوں سے بچایا ہے۔ مسلم معاشرہ میں نازی کیمپوں کی مثالیں نہیں ملتیں۔ یورپین کے ہاتھوں امریکہ و آسٹریلیا میں مقامی لوگوں کی تباہی کی مثالیں نہیں ملتیں۔ سٹالن اور پول پاٹ کی مثالیں نہیں ملتیں۔ نسلی امتیاز کی مثال نہیں ملتی جسے ڈچ چرچ نے جواز بخشا جنوبی امریکہ کے نسل پرست کلچر کی مثال نہیں ملتی جہاں ہمیشہ کالے لوگوں پر ظلم کیا جاتا ہے۔

(۳) اسلام نے ہمیشہ نسل پرستی، نسل کے خاتمہ Genocide اور تشدد کی مخالفت کی ہے۔ قرآن نے

کھل کر نسلی اور قومی مسئلہ پر رائے دی ہے کہ اللہ نے قومیں اور قبائل صرف اور صرف شناخت کے لیے پیدا کئے ہیں اور اچھائی کا معیار تقویٰ ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔ سرخ آدمی کو سیاہ پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔

(۴) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ایتھوپیا کے رہنے والے حبشی غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدنا بلال (ہمارے سردار) کہہ کے پکارتے تھے۔

(۵) جدید مصر کے پانچ صدور میں سے دو سیاہ رنگ والے تھے۔ مصر اور ہندوستان میں غلاموں نے حکومتیں کی ہیں۔

(۶) اسلام میں منتخب زبان (عربی) تو ہے مگر کوئی منتخب قوم نہیں ہے۔ چوتھی صدی عیسوی (۳۱۳ء) میں رومی بادشاہ کانسٹینٹائن اوّل کے عیسائی بننے کے بعد آج تک عیسائیت پر یورپ کا غلبہ ہے۔ جب کہ مسلمانوں کی قیادت ہمیشہ بدلتی رہی ہے۔ عربی اموی حکومت (۶۶۱-۷۵۰ء) مخلوط عباسی حکومت (۷۵۰ء-۱۲۵۸) اور پھر عثمانی سلطنت (۱۴۵۸ء-۱۹۲۲) اس کی مثالیں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں مغل سلطنت، مصر میں فاطمی حکومت، ایران میں صفوی حکومت اس بات کا ثبوت ہے کہ پوری تاریخ میں کبھی بھی ایک علاقہ کے لوگوں نے مسلم دنیا کی قیادت نہیں کی۔ جب کہ یورپ نے ہمیشہ عیسائی دنیا کی قیادت کی ہے۔ ان متفرق حکومتوں نے مسلم دنیا میں نسلی مساوات کو پھیلایا ہے۔ اسلام کی اس غیر نسلی پالیسی کا نتیجہ ہے کہ کہیں بھی مسلمانوں نے کسی نسل کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کے برعکس اسلام تبلیغ، تعاون اور باہمی رشتوں سے پھیلا ہے۔

امن و امان:-

(۱) اہل مغرب یہ کہتے ہیں کہ اسلام فنڈامینٹلزم، دہشت گردی کو جنم دے رہا ہے۔ اسلام مغرب کے مقابلے میں زیادہ سیاسی تشدد پیدا کر رہا ہے۔ تو مغرب اسلام کے مقابلے میں زیادہ شاہراہی تشدد (Street Violence) پیدا کر رہا ہے۔ مغربی معاشرہ اس سے زیادہ "ٹھگ" پیدا کر رہا ہے جتنے "مجاہدین" اسلام پیدا کر رہا ہے۔ افریقہ میں سب سے بڑا مسلم شہر قاہرہ ہے اور سب سے بڑا مغربی شہر جوہانسبرگ ہے۔ قاہرہ زیادہ بڑا ہے مگر جرائم جوہانسبرگ میں زیادہ ہیں۔

(۲) معیار زندگی کے حساب سے کیا عام شہری سخت اسلامی حکومت میں بہتر ہے یا کہ آزاد مغربی ملک میں؟ تہران کی آبادی ایک کروڑ ہے لیکن عورتیں اور بچے رات کے بارہ بجے آزادی سے پارکوں میں پکنک مناتے ہیں۔ لوگ رات کو بلاخوف و خطر سڑکوں پر چلتے ہیں۔ کیا نیو یارک اور واشنگٹن میں یہ ممکن ہے؟ عام ایرانی حکومت کے دباؤ میں ہے جب کہ عام امریکی شہری دوسرے شہریوں کے دباؤ میں ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تہران کا سکون آمرانہ حکومت کی وجہ سے ہے ایسا ہوتا تو لاگوس میں امن ہوتا۔ (افغانستان کی خالص

اسلامی حکومت کے قیام سے جو پُرامن معاشرہ قائم ہوا ہے۔ اس کی مثال ایران سے کہیں بہتر ہے۔ بلکہ یہ معاشرہ پوری دنیا کے لئے ایک چیلنج ہے)

(۳) دنیا کے تمام اخلاقی نظاموں میں اسلام نے بہت زیادہ بیسویں صدی کی مہلک بیماری AIDS کے خلاف رکاوٹ کی ہے۔ جنسی تعلقات میں اعتدال اور ڈرگ کے استعمال کی کمی نے مسلم معاشرہ کو اس لعنت سے قدرے بچایا ہوا ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ مسلم ملک آوری کوسٹ میں ایڈز سے متاثر ہونے والے مسلمانوں کی تعداد ایڈز سے متاثر ہونے والے غیر مسلموں سے آدھی ہے۔ (نیو سائنٹسٹ لندن ستمبر ۱۹۹۳ء)

خلاصہ:-

مغربی آزاد جمہوریت نے جہاں آزادی، احتساب، عوام کی حکومت اور اعلیٰ معاشی پیداواری ہے۔ وہاں اس کی کوکھ سے نسل پرستی، فاشیت استحصال اور نسل کشی نے جنم لیا ہے۔ انسانیت کو اسلام سے سیکھنا ہے کہ کس طرح نشہ، نسل پرستی، مادیت، شراب نوشی، نازی ازم اور مارکسزم جیسی انسانی فطرت کی خامیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

جمہوری اصولوں اور انسانی اصولوں میں فرق ہے۔ انسانی اصولوں میں مسلم دنیا مغربی دنیا سے آگے ہے انسانی مساوات، مستحکم خاندان، عدم سماجی تشدد، غیر نسلی مذہبی ادارے، اقلیتوں کا احترام جیسے بنیادی انسانی اصول آج کی انسانیت کی اہم ضرورت ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے معاملات کو بہتر طور پر چلاتے ہوئے۔ مغربی دنیا کو حکمت کے ساتھ یہ بتائیں کہ اسلام فی الحقیقت ذاتی اور اجتماعی سلامتی کا دین ہے انسانی ذات کا بنیادی مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہو سکتا جب تک کہ انسان کا ناطہ اس کے مالک سے جوڑ نہ دیا جائے۔

مجاہدِ ختمِ نبوت **حضرت مولانا محمد علی جالندھری** رحمہ اللہ

ایک عالم باعمل اور مجاہد وجفاکش کی سیرت وسوانح **مؤلف**: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی مرحوم

مقدمہ: شیخ المشائخ **حضرت مولانا خواجہ خان محمد** مدظلہ

قیمت:=/100 روپے

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 511961